Digitized by Khilafat Library Rabwah

19

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۵ ذوالحجہ ۱۳۹۴ھ ۹ صلح ۱۳۵۴ہش ۹ جنوری ۱۹۷۵ء | نمبر ۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے نسبتاً بہتر ہے

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۹ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

کل ضعف کی شکایت رہی

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ در درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۹ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی مطلع فرماتی ہیں کہ آپ کے صاحبزادے محترم نوابزادہ محمد احمد خان صاحب کو گھبراہٹ کی تکلیف ابھی ہے

احبابِ جماعت محترم نوابزادہ صاحب موصوف کی کامل صحتیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ فیجی کئی دنوں سے بعارضہ انفلوئنزا و بخار بیمار چلے آرہے ہیں۔ احبابِ کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

(خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی)

برادرم مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ ۲۴ دسمبر ۱۹۷۴ء کو جلسہ سالانہ پر ربوہ آتے ہوئے شیخوپورہ کے قریب ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔ ان کے گھٹنے، پاؤں کے انگوٹھے اور ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے سینہ پر بھی خاصا دباؤ پڑا ہے۔ اِن دنوں میو ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔ اب حالت پہلے سے بہتر ہے۔

احباب سے پُرزور درخواست ہے کہ مکرم خواجہ صاحب کی کامل اور جلد شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(عطاء المجیب راشد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یکم صلح ۱۳۵۴ہش کو خاکسار کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حافظ عبدالسمیع صاحب امروہی مرحوم کا پوتا اور مکرم سید محمد باقر صاحب خوشنویس کا نواسہ ہے۔ احبابِ جماعت سے نومولود کی صحت، درازیٔ عمر اور خادمِ دین ثابت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (بشارت احمد امروہی سابق مبلغ افریقہ وحد ملائیشیا)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ ہر ایک سچی توبہ کرنیوالے کو بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے

اُسے نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے اور اُس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں

"جب انسان سچّے دِل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے پھر اُسے نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے، اُس کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں، خُدا اُس کے دوستوں کا دوست اور اُس کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے اور وہ تقدیر جو شامتِ اعمال سے اُس کے لئے مقرر ہوئی ہے وہ دُور کی جاتی ہے۔ اِس امر کے دلائل بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ انسان اپنی اِس مختصر زندگی میں بلاؤں سے محفوظ رہنے کا کس قدر محتاج ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ان بلاؤں اور وباؤں سے محفوظ رہے جو شامتِ اعمال کی وجہ سے آتی ہیں اور یہ ساری باتیں سچّی توبہ سے حاصل ہوتی ہیں پس توبہ کے فوائد میں سے ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کا حافظ و نگران ہو جاتا ہے اور ساری بلاؤں کو دُور کر دیتا ہے اور اُن منصوبوں سے جو دشمن اُس کے لئے تیار کرتے ہیں اُن سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کا یہ فضل اور برکت کسی سے خاص نہیں بلکہ جس قدر بندے ہیں خُدا تعالیٰ کے ہی ہیں اِس لئے ہر ایک شخص جو اس کی طرف آتا ہے اور اس کے احکام اور اوامر کی پیروی کرتا ہے وہ بھی ویسا ہی ہو گا جیسے پہلا شخص جو توبہ کر چکا ہے۔ وہ ہر ایک سچّی توبہ کرنے والے کو بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے اور اس سے محبّت کرتا ہے۔۔۔

قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان ایک نعمت کی قدر نہیں کرتا وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ دیکھو جن چیزوں کی تم قدر کرتے ہو اُن کو صندوقوں میں بڑی حفاظت سے رکھتے ہو۔ اگر ایسا نہ کرو تو وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اس مال کا جو ایمان کا مال ہے چور شیطان ہے اگر اس کو بچا کر دِل کے صندوقوں میں احتیاط سے نہ رکھو گے تو چور آئیگا اور لے جائیگا۔" (ملفوظات جلد ہفتم ص ۱۵۵، ۱۵۶)

پبلشر: مسعود احمد - پرنٹر: سید عبدالحی - مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ ماہ صلح ۱۳۵۴ ہش

توکل علی اللہ اور اس کے عظیم الشان ثمرات

خدائی جماعتوں کی کامیابی کا تمام تر انحصار خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی تائید و نصرت پر ہوتا ہے۔ ان کے افراد سب طرف سے منقطع ہوکر خدا ہی کے ہو جاتے ہیں اور تمام تر کوشش اس بات کی کرتے ہیں کہ ان کا خدا ان سے راضی ہو جائے۔ وہی ان کا آسرا اور ان کا سہارا ہوتا ہے اور اسی کی تائید و نصرت کے نتیجے میں وہ ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رہتے اور مشکلات پر قابو پاتے ہوئے غلبہ حق کی منزل کی طرف آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔

چنانچہ جب خدائی حکم کے ماتحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کو توحید کی طرف بلایا اور اپنی رسالت کا اعلان کیا تو پوری کی پوری قوم آپ کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی اور اس نے آپ کو اور آپ پر ایمان لانے والے معدودے چند افراد کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچا کر آپ کو اپنے مشن میں ناکام کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہی ہدایت فرمائی کہ آپ انکی انتہائی شدید مخالفت، ایذا رسانی اور منصوبہ بندی پر ہراساں نہ ہوں بلکہ اپنے پیدا کرنے والے اور منصب نبوت پر فائز کرنے والے رب کی طرف اپنا رجوع رکھیں اسی پر بھروسہ کریں اور اسے ہی اپنا کارساز بنائیں۔ چنانچہ فرمایا:-

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝ (المزمل آیات ۹، ۱۰)

ترجمہ:- اور چاہیئے کہ تو اپنے رب کی صفات کو یاد کیا کر اور اسی سے دل لگایا کر۔ وہ مشرق کا بھی رب ہے اور مغرب کا بھی رب ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ پس اسی کو اپنا کارساز بنا۔

اس انتہائی مشکل وقت اور انتہائی پُر خطر حالات میں جبکہ مسلمانوں کو اپنی ہستی ہی کالعدم ہوتی نظر آ رہی تھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مسلمانوں کو مخالفوں کی تدابیر کے بالمقابل خود کوئی تدبیر کرنے اور اس تدبیر پر بھروسہ کرنے سے منع کر دیا اور کہا۔ تمہیں چاہیئے کہ تم ان تکلیفوں اور اذیتوں پر جو مخالفین کی طرف سے تمہیں پہنچائی جاتی ہیں صبر سے کام لو اور ان کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دو۔ ان سے میں خود نپٹ لوں گا چنانچہ فرمایا:-

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝ إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا ۝ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ۝ يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَهِيلًا ۝ (المزمل آیات ۱۱ تا ۱۵)

ترجمہ:- اور جو کچھ یہ لوگ (یعنی تیرے مخالف) کہتے ہیں اس پر صبر کر اور شریفانہ طور پر ان سے الگ ہو جا۔ اور نعمت والے (یعنی مالدار) منکروں کو اور مجھ کو اکیلا چھوڑ دے اور ان کو ڈھیل دے۔ ہمارے پاس قسم قسم کی بیڑیاں اور جہنم ہے اور ایسا کھانا بھی ہے جو گلے میں پھنستا ہے، اور دردناک عذاب بھی ہے۔ اس دن زمین اور آسمان کانپیں گے اور پہاڑ ایسے ٹیلوں کی طرح ہو جائیں گے جو خود بخود پھسلے جاتے ہیں۔

ان آیات میں ظالموں اور خدا کے باغیوں پر اسی دنیا میں عذاب وارد ہونے کی خبر دے کر اس عذاب کی کیفیت بیان کی گئی ہے اور بتایا یہ گیا ہے کہ جب وہ عذاب آئے گا تو ان کے لئے کوئی جائے مفر نہ ہوگی اور وہ یہ محسوس کریں گے کہ گویا ان کے پیروں میں بیڑیاں پڑی ہوئی ہیں اور حالت یہ ہوگی کہ خوف اور دہشت کی وجہ سے کھانا ان کے حلق سے نیچے نہ اتر سکے گا اور وہ جیتے جی اپنے آپ کو جہنم میں محسوس کریں گے گویا مقام خنک بھی نور اور نار سے تہی ہونے کے باوجود جہنم میں تبدیل ہو جائیگا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس عذاب کا ذکر کرتے ہوئے جو فرعون اور اس کے ساتھیوں پر نازل ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تسلی دی کہ وہ خدا جس نے پہلے نافرمانوں کو بے سزا نہیں چھوڑا وہ اب بھی حد سے بڑھنے والے نافرمانوں کو بے سزا نہیں چھوڑے گا۔ اور اپنے رسول اور اس پر ایمان لانے والوں کو اپنی تائید و نصرت سے نوازے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۝ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ۝ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ۝ السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ ۚ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ۝ إِنَّ هٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهِ سَبِيلًا ۝ (المزمل آیات ۱۶ تا ۲۰)

ترجمہ:- اے لوگو! ہم نے تمہاری طرف ایک ایسا رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے اسی طرح جس طرح فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔ پھر فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی تھی اور ہم نے اس کو ایک وبال والے عذاب سے پکڑ لیا تھا۔ اور بتاؤ تو اگر تم نے اس دن کا انکار کیا جو جوانوں کو بوڑھا بنا دیتا ہے تو تم کس طرح (عذاب سے) محفوظ رہو گے۔ آسمان خود ہی اس عذاب سے پھٹ جانے والا ہے۔ یہ اس (یعنی خدا) کا وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔ یہ ایک نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے رب کی طرف جانیوالا راستہ اختیار کر لے۔

الغرض خدائی حکم کے ماتحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ کے حضور میں جھکے رہے اور صرف اور صرف اسے ہی انہوں نے اپنا کارساز بنایا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے بموجب خود ہی ایسے حالات پیدا کئے کہ مسلمانوں کی مشکلات دور ہوتی چلی گئیں اور حق غالب آتا چلا گیا۔ خدا تعالیٰ نے عجائب کام ان کیلئے دکھائے اور حالات کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ مسلمانوں کو ایک بنیادی تعلیم یہی دی گئی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق منقطع نہ ہونے دیں۔ اس کی جناب میں جھکے رہیں، اسے ہی اپنا کارساز بنائیں اور اسی کی تائید و نصرت پر بھروسہ رکھیں اور تمام تر کوشش اس بات کی کریں کہ ان کا قادر و توانا خدا ان سے راضی ہو جائے اور ہمیشہ راضی رہے۔

خدا تعالیٰ کس طرح راضی ہوتا ہے اور اس پر کامل بھروسہ کی توفیق کس طرح ملتی ہے اور اس کی تائید و نصرت کیسے حاصل ہوتی ہے۔ اس کا جواب بھی اللہ تعالیٰ نے سورۃ المزمل میں ہی دیا ہے اور ان اعمال صالحہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے جنہیں خلوص نیت سے بجا لانے کے نتیجہ میں مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی رضاء اور اسکی تائید و نصرت حاصل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ اپنی فعلی شہادت سے اس امر کا ثبوت دیتا چلا جاتا ہے کہ وہی ان کا کارساز ہے اور وہی ہر روک اور مشکل کو دور کرکے ان کے مخالفوں کو ناکام اور انہیں کامیاب و بامراد کرتا چلا جائے گا۔

ان اعمال صالحہ پر ہم آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ العزیز

وباللہ التوفیق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شانِ قرآن مجید

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد فاضل)

(۳)

غیر محدود کتاب

تیسری فضیلت فرقانِ حمید کو یہ حاصل ہے کہ وہ لا انتہا کمالات پر مشتمل ذوالمعارف کتاب ہے جس کے مطالب اور معارف قیامت تک ختم نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ اللہ جلشانہٗ ارشاد فرماتا ہے:۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ

(لقمان ۲۸)

حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ میں اس آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ:۔

"زمین میں جس قدر درخت ہیں اگر ان تمام کو کاٹ کاٹ کر قلمیں بنا دی جائیں اور جنگلوں اور باغات کا ایک درخت بھی نہ رہنے دیا جائے، سب کی سب قلمیں تیار کر لی جائیں، وَالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ اور سمندر سیاہی بن جائے اور پھر اور سات سمندروں کا پانی بھی سیاہی بنا دیا جائے اور ان قلموں اور اس سیاہی سے کلام اللہ کے معنے لکھے جائیں تو مَا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ قلمیں ٹوٹ جائیں گی، سات سمندروں کی سیاہی خشک ہو جائے گی مگر قرآن کا سمندر پھر بھی بھرا ہوا ہوگا اور اس کے معارف ختم ہونے میں نہیں آئیں گے۔ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ کیونکہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔ غالب ہونے کی وجہ سے ہی اس نے وہ وسعت قرآنی معارف کو بخشی ہے کہ اگر تمام درخت قلمیں بن جائیں اور تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور ان سے اس کے معارف لکھے جائیں پھر بھی وہ ختم ہونے میں نہ آئیں۔ مگر وسعت بعض اوقات لغو بھی ہوتی ہے..... مگر فرمایا یہاں ایسا نہیں۔ باوجود قرآنی مطالب کے اس قدر وسیع ہونے کے اس میں کوئی بات لغو اور بے فائدہ نہیں کیونکہ ایک علیم ہستی کا یہ نازل کردہ کلام ہے۔ ..... اس میں ایک بات بھی خلاف حکمت نہیں بلکہ ایک ایک کو دیکھ کر انسان قربان ہو جاتا ہے" (سیر روحانی جلد اول صفحہ ۱۰۹-۱۱۰)

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پُرمعارف حدیث

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی روایت ہے کہ پیغمبر خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیری اُمت تیرے بعد فتنہ میں پڑنے والی ہے۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل اس فتنہ سے کیونکر مخلصی ہوگی۔ انہوں نے جواب دیا کہ کتاب اللہ سے۔ جس میں پہلوں اور پچھلوں کی خبریں ہیں۔ قرآن ہی تمہارے پیش آمدہ سب مسائل کا فیصلہ کرنے والا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی اور اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کی سیدھی راہ ہے۔ قرآن قطعی اور آخری بات ہے اور وہ کوئی بے فائدہ اور لغو کلام نہیں۔ قرآن وہ کتاب ہے کہ اگر کوئی زبردست جابر بھی اس کو چھوڑ کر کسی اور چیز پر عمل کرے گا تو اللہ اس کو پاش پاش کر دے گا اور جو شخص اس کے سوا کسی اور سے مقصود چاہے گا اس کو اللہ تعالیٰ گمراہ قرار دے گا اور قرآن کریم کسی کے رد کرنے سے پُرانا نہیں ہو جائے گا۔ وہ تو دریائے ناپیدا کنار ہے جس کے عجائبات کبھی ختم ہونے میں نہیں آئیں گے۔ (ترجمہ مسند احمد بن حنبل بحوالہ کنز العمال جلد ا صفحہ ۱۴۵ مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۳۱۲ھ)

ایک عارف ربّانی کا نظریہ

اس حدیث نبویؐ کی تشریح میں پانچویں چھٹی صدی ہجری کے ایک عارف ربانی حضرت جعفر بن محمد نے ایک حیرت انگیز نکتہ معرفت بیان کیا ہے جو غور سے سُننے اور پڑھنے کے لائق ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"كِتَابُ اللّٰهِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَشْيَاءٍ۔ اَلْعِبَارَةُ وَ الْاِشَارَةُ وَاللَّطَائِفُ وَالْحَقَائِقُ۔ فَالْعِبَارَةُ لِلْعَوَامِ وَالْاِشَارَةُ لِلْخَوَاصِ وَاللَّطَائِفُ لِلْاَوْلِيَاءِ وَالْحَقَائِقُ لِلْاَنْبِيَاءِ۔"

(عرائس البیان جلد ا صفحہ ۳-۴ از حضرت الشیخ الکامل ابو محمد روزبہان ابن ابی النصر البقلی المتوفی ۶۰۶ھ ایضاً "تذکرہ حضرات اولیاء کرام" صفحہ ۲ مؤلفہ عزیز الدین احمد قادری موچی دروازہ کوچہ چغتیاں لاہور)

یعنی کتاب اللہ چار چیزوں پر مشتمل ہے۔ عبارت پر، اشارات پر، لطائف پر اور حقائق پر۔ عبارت عوام کے لئے، اشارات درگاہِ الٰہی کے خاص مقربوں کے لئے، لطیف نکات اولیاء کے لئے اور قرآنی حقائق نبیوں کے لئے مخصوص ہیں۔

موجودہ زمانہ میں حقائقِ قرآنی کا انکشاف

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے علم سے حقائق قرآنی کا کس شاندار طریق سے انکشاف فرمایا ہے؟۔ اس سلسلہ میں چند ایمان افروز مثالیں بیان کرتا ہوں۔ حضرت اقدسؑ نے ایک حقیقت یہ بیان فرمائی کہ:۔

"وہ تمام قصے جو اللہ جلشانہٗ نے قرآن مجید میں حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت مسیح علیہ السلام تک بیان فرمائے ہیں خالص غیب کی خبریں ہیں"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۳۶ حاشیہ)

"ہر ایک آیت ایک پیشگوئی اپنے اندر رکھتی ہے۔ قصے بھی پیشگوئیوں کے رنگ میں بیان کئے گئے ہیں" (ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ ۹۱ تا صفحہ ۹۲)

"اس کا ہر ایک قصہ ہی اخبار غیب ہے"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۳۴ حاشیہ)

پھر اپنی آمد کی غرض و غایت ہی یہ بیان فرمائی کہ:۔

"اس وقت خدا تعالیٰ نے مذہبی امور کو قصے اور کتھا کے رنگ میں نہیں رکھا ہے بلکہ مذہب کو ایک سائنس (علم) بنا دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ زمانہ کشفِ حقائق کا زمانہ ہے جب کہ ہر بات کو علمی رنگ میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ میں اس لئے ہی بھیجا گیا ہوں کہ ہر اعتقاد کو اور قرآن کریم کے قصص کو علمی رنگ میں ظاہر کروں"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۳۵)

۱۸۹۷ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سفر ملتان سے واپسی پر شیخ رحمت اللہ صاحب مالک بمبئی ہاؤس کے یہاں قیام فرمایا۔ دورانِ قیام لاہور مختلف مذہب و ملت کے لوگ بکثرت آپؑ کی مجلس میں حاضر ہوتے اور قرآنی خزائن سے مالا مال ہو کر جاتے رہے۔ اسی اثناء میں عیسائیوں کی طرف سے ایک اعتراض پیش ہوا کہ قرآن مجید میں جو قصے درج ہیں وہ بائیبل سے لئے گئے ہیں۔ اس پر حضرت اقدسؑ نے ایک معرکے کی تقریر کی اور بہت سے دلائل دے کر نہایت جلال سے فرمایا:۔

"جس طرح گھاس پھوس اور چارہ گائے کے پیٹ میں جا کر لہو اور پھر تھنوں میں جا کر دودھ بن جاتا ہے اسی طرح توریت اور انجیل کی کہانیاں قرآن میں آکر نور اور حکمت بن گئیں" (مجدد اعظم جلد اول صفحہ ۵۶۱ از ڈاکٹر بشارت احمد صاحب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورۃ الفیل میں پیشگوئی

سورۃ الفیل میں بظاہر لشکر ابرہہ کے مکہ شریف پر حملہ کرنے اور تباہ ہونے کا واقعہ مذکور ہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا کہ:-

"جیسے ہاتھی والوں کو چڑیوں نے تباہ کر دیا ایسا ہی یہ پیشگوئی قیامت تک جائے گی۔ جب کبھی کوئی اصحاب الفیل پیدا ہو تب ہی اللہ تعالےٰ ان کے تباہ کرنے کے لئے ان کی کوششوں کو خاک میں ملا دینے کا سامان کر دیتا ہے۔"

پھر فرمایا:-

"اس وقت اصحاب الفیل کی شکل میں اسلام پر حملہ کیا گیا ہے مسلمانوں میں بہت کمزوریاں ہیں۔ اسلام غریب ہے اور اصحاب فیل زور میں ہیں مگر اللہ تعالےٰ وہی نمونہ پھر دکھانا چاہتا ہے۔ چڑیوں سے وہی کام لے گا۔"

(ملفوظات جلد ۱ صـ۱۰۳ و صـ۱۰۷)

قرآن فلسفہ اور سائنس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک یہ قرآنی حقیقت بھی بیان فرمائی کہ:-

"جس قدر علوم طبعی پھیلتے جاتے ہیں اور پھیلیں گے اسی قدر قرآن کی عظمت اور خوبی ظاہر ہو گی۔"

(ملفوظات جلد اول صـ۸۶)

نیز بتایا:-

"قرآن کا ایک نقطہ یا شعشہ بھی اولین اور آخرین کے فلسفہ کے مجموعی حملہ سے ذرہ سے نقصان کا اندیشہ نہیں رکھتا وہ ایسا پتھر ہے جس پر گرے گا اس کو پاش پاش کر دے گا اور جو اس پر گرے گا وہ خود پاش پاش ہو جائے گا"

(آئینہ کمالات اسلام صـ۲۵۸ حاشیہ)

جن دنوں حضور اپنے وصال سے قبل لاہور میں مقیم تھے انگلستان کے ایک مشہور سیاح، ہیئت دان اور لیکچرار پروفیسر کلیمنٹ ریگ نے جو بہت عرصہ آسٹریلیا میں شعبہ علم ہیئت میں کام کرتے رہے اور سائنس کے ساتھ خاص دلچسپی رکھتے تھے حضور سے ملاقات کی اور بہت سے اہم سوالات پوچھے جن کا جواب حضور نے قرآن شریف سے دیا۔ پروفیسر ریگ نے جواب سن کر کہا مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ کا مذہب (اسلام) سائنس کے مطابق ہے حضور نے فرمایا اسی لئے تو خدا نے ہمیں بھیجا تا ہم دنیا پر ظاہر کریں کہ مذہب (اسلام) کی کوئی بات سچی اور ثابت شدہ حقیقت سائنس کے خلاف نہیں (ذکر حبیب صـ۳۲۷ از حضرت مفتی محمد صادق صاحب) پروفیسر ریگ پر حضور کے جوابات کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ وہ بالآخر مسلمان ہو گئے۔

علمی خزائن

ایک زبردست قرآنی حقیقت حضرت مہدی علیہ السلام نے مذہبی دنیا کے سامنے یہ رکھی کہ

"قرآن کے ہر ایک فقرہ کے نیچے ایک خزانہ ہے جس کو کافروں کے اتفاق مخالفانہ حربہ سے منہدم کر کے جھوٹ کے رنگ میں دکھلانا چاہتے ہیں" (اربعین نمبر ۴ صـ۱۵)

دعویٰ مع دلیل

حضرت مسیح موعودؑ نے اس حقیقت قرآنی کو بھی بے نقاب کیا کہ یہ دنیا کی کتاب صرف دعویٰ ہی نہیں کرتی بلکہ ہر دعوے کی مسکت اور معقول دلیل بھی دیتی ہے یہ دونوں امر قرآن مجید میں دو بڑے رنگ نہروں کی طرح جاری ہیں اس اہم نظریہ کو آپ نے ۱۸۹۶ء کے جلسہ اعظم مذاہب کے لیکچر میں ایسے شاندار طریق سے ثابت کر دکھلایا کہ اپنوں اور بیگانوں نے اسلام کی فتح مبین کا اقرار کیا ملکی پریس مثلاً سول اینڈ ملٹری گزٹ (لاہور) پیسہ اخبار (لاہور) سراج الاخبار (لاہور) چودھویں صدی (راولپنڈی) مخبر دکن (مدراس) اور جنرل و گوہر آصفی (کلکتہ) اور دوسرے کئی اخبارات نے نوٹ لکھے اور اسلام کے اس فتح نصیب جرنیل کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا۔ مثلاً اخبار "چودھویں صدی" (راولپنڈی) نے اپنی یکم فروری ۱۸۹۷ء کی اشاعت میں لکھا:-

"مرزا صاحب نے کل سوالوں کے جواب ۔۔۔۔ قرآن شریف سے دئے اور تمام بڑے اصول و فروع اسلام کو دلائل عقلیہ اور براہین فلسفہ کے ساتھ مبرہن اور مزین کیا۔ عقلی دلائل سے الہیات کے ایک مسئلہ کو ثابت کرنا اور اس کے بعد کلام الٰہی کو بطور حوالہ پڑھنا ایک عجیب شان دکھاتا تھا۔"

"مرزا صاحب نے نہ صرف مسائل قرآن کی فلاسفی بیان کی بلکہ الفاظ قرآنی کی فلالوجی اور فلاسوفی بھی ساتھ ساتھ بیان کر دی۔ غرضیکہ مرزا صاحب کا لیکچر بہ حیثیت مجموعی ایک مکمل اور حاوی لیکچر تھا جس میں بے شمار معارف و حقائق و حکم و اسرار کے موتی چمک رہے تھے اور فلسفہ الٰہیہ کو ایسے ڈھنگ سے بیان کیا گیا تھا کہ تمام اہل مذاہب ششدر رہ گئے۔"

"اسلام کے بڑے بڑے مخالف اس روز اس لیکچر کی تعریف میں رطب اللسان تھے ۔۔۔ بہرحال اسی کا شکر ہے کہ اس جلسہ میں اسلام کا بول بالا رہا اور تمام غیر مذاہب کے دلوں میں اسلام کا سکہ بیٹھ گیا۔"

کلکتہ کا اخبار "جنرل و گوہر آصفی" نے ۲۴ جنوری ۱۸۹۷ء کے پرچہ میں لکھا:-

"حق تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر اس جلسہ میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلت و ندامت کا قشقہ لگتا مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی سچی فطرتی جوش سے کہہ اٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے سب پر بالا ہے"

(تاریخ احمدیت جلد ۲ صـ۴۳۷ تا ۴۳۹)

ایک عظیم الشان قرآنی حقیقت آپ نے یہ پیش فرمائی کہ:-

"وہ ایسی کتاب ہے کہ اس میں ہر چیز کی تفصیل ہے ۔۔۔ اور اس میں آئندہ اور گذشتہ خبریں موجود ہیں"

(خطبہ الہامیہ)

دریائے بے انتہا

لدھیانہ کے ایک صوفی بزرگ حضرت منشی احمد جان صاحب تھے جنہوں نے بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب براہین احمدیہ پر ایک ضخیم بالشتانی تبصرہ بھی لکھا آپ نے ۱۸۸۳ء میں یہ پیغام بھجوایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی تعریف میں مبالغہ ہوا ہے اس پر حضرت اقدس نے تحریر فرمایا:-

"اس کا مطلب اس عاجز کو معلوم نہیں ہوا۔ اس کتاب میں تعریف قرآن شریف اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے سو وہ دونوں دریائے بے انتہا ہیں کہ اگر تمام دنیا کے عاقل اور فاضل ان کی تعریف کرتے رہیں تب بھی حق تعریف کا ادا نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ مبالغہ تک نوبت پہنچے۔"

(مکتوبات جلد اول صـ۳۷)

حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن کی اس قطعی اور یقینی مطابقت کو خدا کی فعلی کتاب یعنی قانون قدرت سے ثابت کرتے ہوئے فرمایا:-

"اگر ایک مکھی کے خواص اور عجائبات کی قیامت تک تفتیش و تحقیق کرتے جائیں تو وہ بھی کبھی ختم نہیں ہو سکتے تو اب سوچنا چاہیئے کہ کیا خواص و عجائبات قرآن کریم کے اپنے قدر و اندازہ میں مکھی جتنے بھی نہیں؟ بلاشبہ وہ عجائبات تمام مخلوقات کے مجموعی عجائبات سے بہت بڑھ کر ہیں۔"

(ازالہ اوہام صـ۶۷۷-۶۷۸)

خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے
بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نور حق کا اس پہ آساں ہے

غیر محدود اور کھلا اعجاز

پھر فرمایا:-

"جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہل زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ ہندی یا پارسی یا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں۔ وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔ ۔۔۔۔

"اے بندگانِ خدا! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر یک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ کوئی شخص برہمو یا بدھ مذہب والا یا آریہ یا کسی اور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی الٰہی صداقت نکال نہیں سکتا جو قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو۔ قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال اُن صُحُفِ مطہّرہ کا ہے تا خدائے تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۵-۳۱۲)

(باقی)

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(یکم ستمبر ۷۴ء تا ۳۰ ستمبر ۷۴ء)

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

دس روپے سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

(۳۷)	محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ دار الذکر لاہور	۱۰/- روپے
(۳۸)	مکرم اخوند فیاض احمد صاحب محمد نگر	۱۰/- "
(۳۹)	" شیخ محمد بشیر صاحب مصری شاہ	۷۰/- "
(۴۰)	" حکیم عبدالرحیم صاحب	۵۰/- "
(۴۱)	محترمہ ظہور اقبال بیگم صاحبہ سول لائن	۱۰/- "
(۴۲)	مکرم ڈاکٹر احسان علی صاحب مرحوم	۵۰۰/- "
(۴۳)	" سردار عبدالشکور صاحب	۱۰/- "
(۴۴)	" فضل نصیر صاحب	۱۰/- "
(۴۵)	" چوہدری وحید سلیم صاحب	۱۰/- "
(۴۶)	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ حیدر آباد	۱۸۰/- "
(۴۷)	محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا۔	۱۰/- "
(۴۸)	لجنہ اماء اللہ مانگٹ اونچے	۳۰/- "
(۴۹)	حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۲۰/- "
(۵۰)	مکرم سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ بشیر آباد	۴۰/- "
(۵۱)	" چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے سرگودھا	۲۰/- "
(۵۲)	" ضیاء الحق خان صاحب کوئٹہ	۵۰/- "
(۵۳)	" کیپٹن محمود احمد صاحب اوکاڑہ	۲۰/- "
(۵۴)	" ظفر علی صاحب	۲۰/- "
(۵۵)	" سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ کوئٹہ	۷۸/۲۵ "
(۵۶)	بچگان مکرم ملک عبدالمالک صاحب دوالمیال	۱۰/- "
(۵۷)	مکرم اعجاز احمد صاحب چک ۳۶/ر ب لائلپور	۱۰/- "
(۵۸)	" میجر مبشر احمد صاحب مجوکہ ۔ کوئٹہ	۱۱/- "
(۵۹)	" مبشر احمد صاحب سیکرٹری مال چک ۲۰۳/ر ب لائل پور	۱۰/- "
(۶۰)	" محمد شریف صاحب صدر جماعت احمدیہ وسن سکے	۵۰/- "
(۶۱)	" انوار رسول صاحب کراچی	۲۴/- "
(۶۲)	محترمہ بیگم ملک سعید احمد صاحب	۲۰/- "
(۶۳)	" زکیہ خاتون صاحبہ	۴۳/- "
(۶۴)	مکرم ڈپٹی محمد حسین صاحب	۲۰/- "
(۶۵)	" ناصر احمد خان شفیع صاحب	۱۱/- "
(۶۶)	" محمد ابو رشید صاحب	۱۰/- "
(۶۷)	" چوہدری غلام نبی صاحب سیکرٹری مال بہاولنگر	۱۵/- "
(۶۸)	" کیپٹن مطلوب الحسن صاحب نوی بلوچ رجمنٹ	۲۰۰/- "
(۶۹)	" لطیف احمد صاحب اٹاوہ کینیڈا	۲۵/- "
(۷۰)	" شریف احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اسلام آباد	۷۰/- "
(۷۱)	" سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ	۳۲/- "
(۷۲)	" چوہدری غلام حیدر صاحب چک 56/4R بہاولنگر	۲۰/- "
(۷۳)	" سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ دار الرحمت شرقی ربوہ	۳۴/۴۰ "

اعلان

ماہ جنوری ۱۹۷۵ء کے مطالعہ کے لئے کتاب "فتح اسلام" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین مقامی و اضلاع اس کتاب کا خدام سے مطالعہ کروائیں اور آخر ماہ میں امتحان لیکر مرکز کو مطلع فرمادیں۔ کتاب کی قیمت فی نسخہ ۱/۲۵ ہے۔ جو دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے دستیاب ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دُعائے نعم البدل

عزیزم برادرم محمد یونس آف نواب شاہ کا اکلوتا لڑکا بعمر ڈیڑھ سال ۳۰ دسمبر ۱۹۷۴ء کو بقضائے الٰہی فوت ہوگیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق عطاء فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔

(محمد رشید شاد۔ کٹ پیس گولبازار بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ)

دُعائے مغفرت

میری پھوپھی زاد ہمشیرہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ زوجہ برادرم خواجہ محمد الدین صاحب گوجرہ ضلع لائل پور مورخہ ۶ دسمبر ۷۴ء کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مورخہ ۸ دسمبر ۷۴ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں۔ احباب سے ان کی بلندئ درجات کی درخواست دعا ہے۔ (خواجہ عبدالکریم خالد گوجرہ ضلع لائل پور)

(۷۴)	حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ربوہ	۲۵/- روپے
(۷۵)	حمیدہ قدسیہ صاحبہ بنت مولوی ظہور حسین صاحب ربوہ	۱۱/- "
(۷۶)	مکرم کرنل ثروت صاحب منگلا ڈیم۔	۲۵/- "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزائر فیجی کے دارالحکومت صووا میں مسجد فضلِ عمر اور مشن ہاؤس کا سنگِ بنیاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام

(از محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج فیجی مشن)

فیجی کا دارالحکومت صووا (SUVA) ہے۔ یہاں پر آج سے بارہ سال قبل مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے ایک جگہ خریدی گئی تھی جو ایک تعمیر شدہ مکان کی صورت میں تھی۔ اسی مکان میں مشن کا کام ہوتا رہا۔ اب مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے یہاں کی ایک مشہور کمپنی سے نقشہ تیار کروایا گیا۔ اس نقشہ کی منظوری سٹی کونسل کی طرف سے اگست کے مہینہ میں ملی۔ نومبر کے مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور اس کے فضل و کرم سے اس کی تعمیر کے لئے اس جگہ کی صفائی اور کھدائی کا کام شروع کر دیا گیا۔ خدام و انصار ہر اتوار کو یہاں پہنچ کر وقارِ عمل کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ خاکسار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بذریعہ خط عرض کیا کہ ہم مسجد فضلِ عمر اور مشن ہاؤس کا سنگِ بنیاد رکھنے والے ہیں حضور اس کے لئے دعا فرمائیں اور پیغام ارسال فرمائیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ کرم اس کے لئے پیغام ارسال فرمایا جو احبابِ جماعت کے لئے نہایت مسرت اور ازدیادِ ایمان کا موجب ہوا۔ حضور کا پیغام حسبِ ذیل ہے:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ٭ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النــــاصر

جان سے عزیز بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ معلوم کر کے از حد مسرت ہوئی کہ آپ نے مسجد فضلِ عمر کی بنیادوں کی کھدائی کا کام اپنے ہاتھ سے خود کیا ہے۔ آج آپ اس کا سنگِ بنیاد رکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ دن نہ صرف جماعت ہائے احمدیہ فیجی بلکہ جزائر فیجی کے جملہ اہالیان کے لئے ہر طرح بابرکت ثابت کرے۔ اس علاقہ میں اس مسجد کو اعلاءِ کلمۂ اسلام کے لئے مرکز ثابت کرے۔ اس طرح کہ اہالیانِ فیجی کے دلوں میں انابت الی اللہ اور خشیت اللہ پیدا ہو جائے اور وہ اپنے دلوں کو پاک اور صاف کر کے خدائے واحد کے حضور جھک جائیں اور اس کے بندے بن جائیں۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔

اس کے ساتھ میں احبابِ جماعت کو یہ نصیحت کروں گا کہ ہماری مساجد ذکرِ الٰہی سے معمور رہنی چاہئیں۔ نہ صرف پنجوقتہ نمازوں کے اوقات میں بلکہ دیگر اوقات میں بھی ہماری مساجد دعاؤں، نوافل، تعلیم و تعلّمِ قرآن، تبلیغِ اسلام اور تربیتِ نفوس کے مراکز بنی رہنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے اور جملہ احباب کو مساجد کے فیوض و برکات سے پوری طرح متمتع ہونے کی سعادت نصیب کرے۔ آمین۔

یہ دور ابتلاؤں اور آزمائشوں کا دور ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں کہ وہ اپنے فضل سے احبابِ جماعت کو ایمان پر استقامت بخشے، ثابت قدم رکھے اور اس راہ پر ہر قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسے قبول کرے۔ آمین۔

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث"

۳ ۱۲ / ۵۳/۷۴

سنگِ بنیاد بتاریخ ۸ دسمبر ۱۹۷۴ء دس بجے صبح رکھا گیا۔ اس موقع پر فیجی کی جماعت ہائے احمدیہ کے نمائندے، صووا جماعت کے تمام مرد و زن اور بچے، شہر کے معزز باشندے اور پریس رپورٹرز موجود تھے۔ سب سے پہلے خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پیش کیا اور مسجد کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی اس کے بعد خاکسار نے عاجزانہ دعا کرتے ہوئے بیلچہ (SPADE) کے ساتھ بنیاد میں سیمنٹ ڈالا۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل احباب نے باری باری بنیاد میں سیمنٹ ڈالا اور خدا کے گھر کی بنیاد رکھی:۔

۱۔ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب رازی مبلغ ویسٹرن سائڈ۔ ۲۔ مکرم شمس الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ صووا۔ ۳۔ مکرم امام کمال الدین صاحب سیکرٹری مال مرکزی فیجی۔ ۴۔ مکرم محبوب یوسف خان صاحب جنرل سیکرٹری۔ ۵۔ مکرم شاہ محمد صاحب لٹوکا۔ ۶۔ مکرم اعظم خلیل صاحب مارو۔ ۷۔ مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب نمائندہ انصار اللہ۔ ۸۔ مکرم محمد یونس خان صاحب نمائندہ لجنہ اماء اللہ۔ ۹۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب قائد خدام الاحمدیہ صووا۔ ۱۰۔ مکرم محمد لطیف مقبول صاحب قائد خدام الاحمدیہ لٹوکا۔

سنگِ بنیاد رکھنے کے بعد مہمانوں کے لئے ایک پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر خاکسار نے چند معروضات پیش کرتے ہوئے مسجد کی اہمیت، ضرورت اور فوائد پر روشنی ڈالی اور مسجد فضلِ عمر کی تعمیر کے سلسلہ میں بعض امور کو تفصیل سے بیان کیا۔ اس کے بعد اجتماعی دعا کی گئی اور یہ اجلاس برخواست ہوا۔

مسجد فضلِ عمر شہر کے نہایت موزوں آباد حصہ میں مین روڈ پر واقعہ ہے۔ اس کا رقبہ ۳/۴ ایکڑ کے قریب ہے۔ عمارت دو منزلہ ہے۔ اس کی تعمیر کے سلسلہ میں تین مراحل ہیں۔ پہلے مرحلہ میں بُلک (BULK) سٹورز ہیں۔ دوسرے مرحلہ میں سات دکانوں اور بعض کمروں کی تعمیر ہے۔ تیسرے مرحلہ میں اوپر کی منزل میں مسجد فضلِ عمر اور مشنری کوارٹرز اور دفاتر کی تعمیر ہے۔ اس کی تعمیر پر دو لاکھ چھہتر ہزار ڈالر (فیجی) خرچ ہوگا (ایک فیجی ڈالر پاکستان کے بارہ روپے کے برابر ہے) ـــ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مسجد فضلِ عمر اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے تمام مراحل کو محض اپنے فضل و کرم سے جلد پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور اس کو احمدیت کے ذریعہ اسلام کے استحکام، ترقی اور عروج کا موجب بنائے۔ آمین یا رب العالمین ٭

تقریب شادی اور درخواستِ دعا

خاکسارہ اور چوہدری نذیر احمد خان صاحب کی بیٹی عزیزہ نصیرہ احمد ایم بی بی ایس کے نکاح کا اعلان ہمراہ میر محمود اللہ ابن میر امان اللہ خان صاحب مرحوم آف کراچی مقیم لندن بعوض حق مہر ۲۱۰۰ پونڈ محترم مولوی عبدالمجید صاحب نے ۲۰ دسمبر ۱۹۷۴ء بروز جمعۃ المبارک احمدیہ ہال کراچی میں کیا۔

عزیزہ نصیرہ احمد کی رخصتی ۲۲ دسمبر ۱۹۷۴ء بروز اتوار عمل میں آئی اور ۲۴ دسمبر ۱۹۷۴ء کو عزیزہ موصوفہ عازمِ لندن ہو گئی۔

عزیزہ نصیرہ احمد حضرت سردار عبدالرحمٰن صاحبؓ (مہر سنگھ) کی نواسی اور چوہدری عبدالقادر صاحب مرحوم آف مراڑہ ضلع سیالکوٹ کی پوتی ہیں۔

جملہ احبابِ کرام اور افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواستِ دعا ہے کہ مولا کریم اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(لیڈی ڈاکٹر مسز محمودہ نذیر احمد
ایم بی بی ایس۔ آنرز
P.E.C.H.S - 3/160-H
کراچی ۲۹)

درخواستِ دعا

میری خالہ جان (اہلیہ سلام اللہ بیگ صاحب مرحوم چنیوٹ) چند روز سے بہت بیمار ہیں۔ تمام احمدی بہنوں اور بھائیوں سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (جمیلہ بیگم رانا۔ سابق صدر لجنہ اماء اللہ بہاولپور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴